مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

باہتمام:

الحاج محمد احمد قادری اویسی

ناشر

ادارہ تالیفاتِ اویسیہ

محکم الدین سیرانی روڈ، سیرانی مسجد بہاولپور

0321-6820890
0300-6830592

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے مشاغل

مصنف

مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

ناشر

ادارہ تالیفات اویسیہ اسلامی کتب کا مرکز

محکم دین سیرانی روڈ نزد سیرانی مسجد بہاولپور

رابطہ: 0321-6820890

0300-6830592

نام کتاب: نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے مشاغل

مصنف: جلال الملۃ والدین خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ واضافات: شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ الحافظ مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

باہتمام: الحاج محمد احمد قادری اویسی باب المدینہ

اشاعت: ذیقعدہ ۱۴۲۸ھ، نومبر ۲۰۰۷ء

صفحات: 48

قیمت: [illegible]

کمپوزنگ: ﴿محمد خورشید مختار اویسی﴾

پروف ریڈنگ: ﴿محمد نوید مختار اویسی﴾

ناشر

ادارہ تالیفات اویسیہ اسلامی کتب کا مرکز

محکم دین سیرانی روڈ نزد سیرانی مسجد بہاول پور

رابطہ: 0321-6820890

0300-6830592

فہرست مضامین

(سوال) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت منقطع ہو جائیگی فلہٰذا وحی کے نزول کا تصور کیا؟

(جواب) جو نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔ اسلئے کہ کسی نبی کی نبوت کبھی منقطع نہیں ہوئی یہاں تک کہ موت کے بعد بھی انقطاع محال ہے۔ یہ کہنا کہ نبوت کا انقطاع کسی نہ کسی وقت ہوسکتا ہے کفر ہے۔ نبی سے نبوت کے منقطع ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ ان کی دائمی نبوت کی دلیل ہی اس غلط خیال کے رد کیلئے کافی ہے۔

(فائدہ) حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی لکھا جو ہم نے اوپر بیان کیا۔ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ ''ہر نبی علیہ السلام سے اللہ عزوجل نے عہد لیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جب مبعوث ہوں تو انکے زمانہ میں ہر نبی علیہ السلام کوان پر ایمان لانا ہوگا اور غلامی کرنی ہوگی اور ہر نبی علیہ السلام کو اپنی امت کو وصیت کرنی ہوگی۔ اس میں نبی پاک ﷺ کی عزت واحترام اور آپ ﷺ کی بلند قدری کی تعظیم وتکریم کی تاکید شدید ہے۔ جیسا کہ یہ امر کسی پر مخفی نہیں اس میں یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ انکے زمانہ میں تشریف لائیں تو وہ انکے بھی رسول ہونگے اور انکی امت کے بھی اس معنی پر آپکی نبوت جمیع مخلوق کیلئے عام ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا قیامت آپ ﷺ سب کے رسول ہیں بلکہ ان سے پہلے جو مخلوق گزری انکے بھی نبی ہیں اور وہ سب آپکے امتی۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بعثت الی الناس کافۃ'' میں تمام لوگوں کیطرف مبعوث ہوں اس میں قیامت تک کسی

خاص قسم کے لوگوں کی تخصیص نہیں یہاں تک کہ امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں۔ اب اگر آدم علیہ السلام ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کے زمانہ میں حضور ﷺ تشریف لائیں تو ان تمام انبیاء علیہم السلام اور انکی امتوں پر واجب ہوگا کہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور غلامی اختیار کریں۔ اللہ عزوجل نے ان سے وعدہ لیا کہ وہ حضور نبی پاک ﷺ کی نبوت کی تصدیق کریں اور آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار کریں اس اعتبار سے نبی پاک ﷺ کی رسالت ونبوت ان سب کیلئے معنًا ثابت ہے لیکن یہ اس پر موقوف ہے کہ ان لوگوں کو نبی پاک ﷺ کا زمانہ نصیب ہو جائے یعنی اگر انہیں حضور ﷺ کا زمانہ نصیب ہو جائے تو ان پر واجب ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کی نبوت کی تصدیق کریں۔ اس معنیٰ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں جب تشریف لائیں گے تو وہ حضور ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے لیکن اپنی نبوت سے بھی موصوف ہوں گے یہ خیال غلط ہے کہ وہ ایک عام امتی ہوں گے ہاں وہ ایک امتی ہوں گے۔ مگر بایں معنیٰ کہ ان پر رسول اکرم ﷺ کی اتباع واجب ہوگی اور وہ حضور ﷺ کی شریعت پر قرآن وسنت کی روشنی میں احکام جاری کرینگے۔ انکے احکام کے اجراء، امر ونہی وغیرہ کا تعلق بھی تمام امت کے ساتھ ہوگا اور وہ نبی مکرم اپنی نبوت سے بھی بدستور موصوف ہونگے انکی نبوت میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی یونہی اگر حضور سرور عالم ﷺ انکے زمانہ میں یا موسیٰ وابراہیم ونوح وآدم علیہم السلام کے زمانہ میں مبعوث ہوتے تو وہ انبیاء علیہم السلام اپنی نبوت میں بھی بدستور نبی ہوتے اور حضور نبی پاک ﷺ کے امتی بھی۔ وہ اپنی امتوں کیلئے

میں بھی بدستور نبی ہوتے اور حضور نبی پاک ﷺ کے امتی بھی۔ وہ اپنی امتوں کیلئے
بدستور نبی ورسول ہوتے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ ان انبیاء ورسل علیہم السلام کے
بھی نبی ہیں اور انکی امتوں کیلئے بھی۔ کیونکہ آپکی نبوت اعم واشمل واعظم ہے
(ﷺ)

یہ تمام تقریر امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے اس سے واضح ہوا کہ اس میں کوئی فرق
نہیں پڑتا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی پاک ﷺ کے متبع بھی ہونگے اور اپنی نبوت سے متصف
بھی اور انکے پاس جبرائیل علیہ السلام اللہ عزوجل کے چاہنے پر وحی حقیقی بھی لائیں گے۔

(سوال) جس وحی کا ذکر مسلم شریف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوگی اس
وحی سے الہام مراد ہے؟

(جواب) یہ تاویل صحیح نہیں اس لئے کہ اہل اصول کے نزدیک تاویل یہ ہے کہ لفظ
کو ظاہر سے دلیل کی بنا پر ہٹایا جائے اگر دلیل نہ ہو تو وہ تاویل لغو ہوگی اور یہاں
کوئی دلیل نہیں بلا دلیل تاویل کی گئی ہے فلہٰذا یہ حدیث سے لہو ولعب کرنا ہے اور وہ
گمراہی ہے۔

(سوال) ہاں دلیل موجود ہے حدیث شریف میں ہے "لا وحی بعدی"
میرے بعد کوئی وحی نہیں؟

(جواب) ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث باطل ہے۔

(سوال) اس پر صحیح حدیث دلیل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا "لا نبی
بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں؟

(جواب) قائل نے جس مقصد کیلئے یہ حدیث دلیل بنائی ہے اسے اسکے موقف
سے دور کا بھی تعلق نہیں کیونکہ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی
ایسا نبی نہیں آئے گا جو نئی شریعت لاکر اپنی شریعت کو منسوخ کرے۔ اس حدیث کا
شارحین حدیث نے یہی مطلب بیان کیا ہے۔ **(لطیفہ)** اس قائل سے پوچھا جائے
کیا تم اس حدیث کا مطلب مذکور کے علاوہ کوئی اور لیتے ہو؟ اگر وہ کہے کہ ہاں تو
اسے کہا جائے گا اس سے تم پر دو کفر لازم آتے ہیں۔
(۱) نزول عیسیٰ علیہ السلام کی نفی (۲) عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت کی نفی یہ دونوں امر کفر ہیں۔

تقریر شیخ الاسلام علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضرت امام ابن حجر رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ تو کیا وہ کتاب
اللہ یعنی قرآن مجید اور سنت النبی ﷺ کے حافظ ہیں یا علماء سے کتاب اللہ وسنت
رسول اللہ ﷺ حاصل کر کے اجتہاد کریں گے اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

(جواب) علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی جواب دیا جو امام سیوطی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ نے دلائل سے ثابت فرمایا اور الحمد للہ عزوجل یہی اہلسنت بریلوی مسلک کا
موقف ہے کہ اس بارہ میں صریح مضمون تو وارد نہیں ہوا لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے
مقام عالی شان کے لائق ہے کہ وہ براہ راست رسول اکرم ﷺ سے استفادہ کر کے
امت رسول اللہ ﷺ میں وہی احکام نافذ فرمائیں گے جو انہیں رسول اللہ ﷺ سے
حاصل ہونگے۔ کیونکہ درحقیقت عیسیٰ علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ کے نائب اور خلیفہ
ہوں گے۔ واللہ ورسولہ الاعلیٰ اعلم